نادان لومڑی

شمع اختر کاظمی
12/14، سائی نگر، بھیونڈی (مہاراشٹر)

فضا خوشگوار تھی' ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ برگد کے اونچے پیڑ کی نچلی ڈال پر بیٹھا کالو کوا، مونا گلہری سے باتیں کر رہا تھا۔تبھی وہاں سے منّا لومڑی کا گزر ہوا۔ بڑی اداؤں سے وہ اپنی دم لہراتی ہوئی بولی۔کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ میری شکایت تو نہیں ہو رہی ہے۔

کالو کوا بولا۔تمہاری شکایت بھلا ہم کیوں کریں اور تم تو میری سب سے اچھی دوست ہو۔

منا لومڑی جھٹ سے بولی۔ میں تو یونہی مذاق کر رہی تھی اور تم برا مان گئے۔

کالو کوا اور منّا لومڑی کی نوک جھونک سے جنگل کے تمام جانور واقف تھے۔ کچھ دنوں سے منا لومڑی کو یہ فکر ستا رہی تھی کہ آخر کالو کوا اتنا خوش کیوں رہتا ہے۔؟ جانوروں کو کرتب دکھاتا ہے۔ مزے مزے کی باتیں کرتا ہے۔ اس کے پر بھی زیادہ سیاہ اور چمک دار ہو گئے ہیں۔ پیڑ پر بیٹھا وہ ہر وقت کبھی روٹی تو کبھی بوٹی کھاتا رہتا، مگر کیا مجال جو ایک ذرا سا ٹکڑا کبھی نیچے گر جائے۔ جی مسوس کر وہ رہ گئی۔ منحوس مارا کالا کوا کہیں کا۔ جھوٹی دوستی کے دم بھرتا رہتا ہے۔

منّا لومڑی کو کسی پل قرار نہ تھا۔اس نے گیدڑ کو کالو کوے کی مخبری پر لگایا۔ گیدڑ نے اطلاع دی کہ ایک دن جنگل کے راجا شیر نے ایک شخص کو اپنا شکار بنایا۔ راجا شیر اس شخص پر حملہ آور تھا اسی درمیان کالو کوا نظر بچا کر اُس شخص کے کھانے کی پوٹلی لے اڑا۔ اب روز اس پوٹلی سے وہ کھانا نکال نکال کر کھا رہا ہے اور مزے سے زندگی گزار رہا ہے۔

اتنا سنتے ہی منا لومڑی کو غصہ آ گیا۔ وہ تلملاتی ہوئی کالو کوے کے پاس گئی اور کہا''مجھے تمہاری اچھی صحت اور مطمئن زندگی کا راز معلوم ہو گیا ہے۔ میں جنگل کے راجا کے پاس جا رہی ہوں۔'' کالو کوا گھبرا گیا، لیکن منا لومڑی کچھ کم سیانی نہ تھی۔اس نے فوراً پینترا بدلا اور بولی۔ ویسے تو میں نے کبھی تم سے کہا نہیں، لیکن مجھے کھانے پینے کی فکر ہمیشہ رہتی ہے۔ تمہیں پیٹ بھرنے کے لیے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ طاقتور جانوروں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ میں کئی دنوں سے یہ سوچ رہی تھی کہ تمہیں ایسی جگہ کا پتہ بتا دوں جہاں ڈھیروں موٹی موٹی مرغیاں موجود ہیں۔ مرغیوں کا نام سنتے ہی منا لومڑی کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔اس نے خود کو سنبھالا اور کالو کوے سے محبت جتانے لگی۔''اے میرے اچھے دوست تم کتنے خوبصورت ہو، میرے ہمدرد ہو، لیکن جگہ ٹھکانا تو بتاؤ۔؟''

کالوکوا بولا۔ بالکل بتاؤں گا، لیکن پہلے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا۔ تم جنگل کے راجا کے پاس جاؤ اور میرے تعلق سے اچھی اچھی باتیں بتا کر آؤ۔

لومڑی بھاگی بھاگی شیر کے کچھار پر پہنچی اور پکارنے لگی۔ حضور والا آپ کا اقبال بلند رہے۔ میں ایک ضروری کام سے آپ کے پاس آئی ہوں۔ ذرا باہر آئیں۔

شیر کچھار سے باہر آیا اور بولا ''کہو کیا بات ہے۔''

منا لومڑی نے جھٹ کہنا شروع کیا ''آپ کو پتہ ہے میرا دوست کالوکوا آج کل بہت نیک ہو گیا ہے۔ عبادت الٰہی میں مگن رہتا ہے۔ نہ کسی سے لڑتا جھگڑتا ہے اور نہ کسی کا کھانا چھین جھپٹ کر کھاتا ہے۔'' شیر نے کہا ''یہ تو بہت اچھی بات ہے یہ سب تمہاری صحبت کا اثر ہے۔'' سر جھکا کر آداب بجا لائی۔ جی حضور کہتی وہ کالوکوا کے پاس بھاگتی دوڑتی پہنچی اور کہا۔ ''میں نے تمہارا کام کر دیا اب مجھے ان مرغیوں کا پتہ بتاؤ۔؟'' کالوکوا نے کہا۔ کل صبح تیار رہنا میرے ساتھ چلنے کے لیے۔

رات بھر وہ سو نہ سکی جب آنکھ لگتی خواب میں موٹی موٹی لال، کالی، سنہری مرغیاں مرغے نظر آتے۔ صبح سویرے ہی منا لومڑی کالوکوا کے پاس پہنچ گئی۔ دونوں ساتھ چل پڑے۔ کالوکوا نے کہا۔ ''جنگل کے کنارے ایک بڑھیا کا جھونپڑا ہے۔ اس نے اپنے باڑے میں بہت ساری مرغیاں پال رکھی ہیں۔ تم باڑا دیکھو گی تو خوش ہو جاؤ گی۔'' کالوکوا نے منا لومڑی کو بڑھیا کا باڑا دکھایا اور اُڑ گیا۔

اتنی ساری مرغیاں دیکھ کر منا لومڑی کالوکوا کو دل ہی دل میں دعائیں دیتی باڑے کا معائنہ کرنے لگی۔ پھر اردگرد کا جائزہ لیا۔ داخلے پر غور کیا اور اپنے مشن پر نکل پڑی۔ دبک کر ایک جگہ بیٹھ گئی اور موقع ملتے ہی ایک موٹے مرغے کو دبوچ لیا۔ مرغے کی آواز سن کر بڑھیا لٹھ لیے جھونپڑے سے باہر آئی اور منا لومڑی کے پیچھے سرپٹ دوڑ پڑی۔ بڑھیا کو آتا دیکھ کر مرغے کے حوصلے بلند ہو گئے۔ مرغے نے ہمت یکجا کر کے منا لومڑی سے کہا۔

''میں بھی بڑھیا سے تنگ ہوں، دوڑ چلو اور کہہ دو مرغا اپنی مرضی سے جا رہا ہے۔'' منا لومڑی پہلے ہی اپنے کامیاب شکار پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔ اس نے کچھ کہنے کو جوں منہ کھولا۔ مرغا پر پھڑ پھڑا کر ایک پیڑ کی اونچی ڈال پر جا بیٹھا۔ تب تک بڑھیا قریب پہنچ چکی تھی۔ اس نے منا لومڑی پر دو تین زوردار ڈنڈے رسید کیے۔ چوٹ کھائی لنگڑاتی ہوئی وہ جنگل کی طرف بھاگی اور کالوکوا کو تلاش کرنے لگی۔ کالوکوا تو نہیں ملا، لیکن وہ غصے سے تلملاتی جنگل کے راجا شیر کے پاس اپنی شکایت لے کر پہنچ گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔

شیر نے کہا آخر کیا بات ہے کل تم کالوکوا کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی اور آج اتنی ناراضگی۔

راجا شیر نے منا لومڑی کو جو نصیحت کی بچّو! آپ سب سنئے اور یاد رکھیں۔ ''اچھے دوست بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ ان کی قدر کیجیے، یاد رکھیے جو برائی ہم دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں وہ گناہ ہمارے اعمال میں شامل ہو جاتا ہے، لیکن جو نیکی ہم دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں وہ ہمارے پاس کسی نہ کسی شکل میں لوٹ آتی ہے۔'' ○○